غنچہ بیگم
پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اردو، جامعہ پشاور، پشاور
فائزہ خان
ایم فل اسکالر، شعبہ اردو، جامعہ ہزارہ، مانسہرہ

لغت کے معنی، مفہوم، ابتداء اور ارتقاء

Guncha Begum
PhD Scholar, Urdu Department,
University of Peshawar, Peshawar
Faiza Khan
MPhil Scholar, Urdu Department,
Hazara University, Mansehra

Lexicography: Meaning, Beginning and Evolution

General lexicography focuses on the design, compilation, use and evaluation of general dictionaries, i.e. dictionaries that provide a description of the language in general use. Such a dictionary is usually called a general dictionary. Specialized lexicography focuses on the design, compilation, use and evaluation of specialized dictionaries, i.e. dictionaries that are devoted to a (relatively restricted) set of linguistic and factual elements of one or more specialist subject fields, e.g. legal lexicography. Such a dictionary is usually called a specialized dictionary .
Urdu lexicography is as old as some of the genre in Urdu literature. Urdu lexicography was originated by European. Later, this trend was followed the Indian writers. In this article, the tradition of lexicography has been discussed along with some discussion on lexical meaning.

(الف): لغت کے معنی اور مفہوم:

1۔ لغت سامی لفظ ہے۔ یونانی لفظ لوگس (Logas) اسی لفظ کا ہم معنی ہے۔ عربی میں لغت کا لفظ اصوات و کلمات یعنی آوازوں اور بول چال دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے اور مخصوص معنوں میں ''فرہنگ'' فارسی ''ڈکشنری'' انگریزی ''یا کوشش''، سنسکرت کے لیے رائج ہے(۱)

2۔ انگریزی میں لغت کے لیے جولفظ ڈکشنری میں مستعمل ہے اس کا ماخذ اطالوی لفظ "dictionorious" ہے جس کے معنی الفاظ کے مجموعے کے ہیں۔ یونانی زبان میں لغت کے لیے لفظ "Lexicon" ملتا ہے انگریزی میں آج بھی عام لغت کے لیے "dictionary" اور قدیم زبانوں کے لغت کے لیے Lexicon استعمال ہوتا ہے۔(۲)

3۔ لغات لغت کی جمع ہے۔لغت کے معنی ایسا بامعنی لفظ ہے جس کا مفہوم متعین (طے شدہ) ہو۔اصطلاحات میں لغات ایسی کتاب کو کہتے ہیں جس میں حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ کسی زبان کے الفاظ، محاورات، اور اصطلاحات کے معنی دیے گئے ہوں۔(۳)

4۔ ذخیرہ الفاظ کو کسی خاص ترتیب سے منضبط کرنے اور ان کے معنی کے مختلف مفاہیم کی وضاحت کا نام لغت نویسی ہے۔(۴)

5۔ زبان کے الفاظ جس کتاب میں اکٹھے کیے جاتے ہیں اسے اُردو میں لغت کہتے ہیں۔(۵)

6۔ ''لغت'' وہ کتاب ہے کہ جس میں الفاظ کی حیثیت و معنی پائے جاتے ہیں۔(۶)

لغت ادب کی وہ شاخ ہے جس میں الفاظ کا صحیح املا، تلفظ، ماخذ، مادہ یا اشتقاق اور حقیقی و مجازی، اصطلاحی معنی اگر ان کی شکل میں تغیر و تبدل ہوا تو ان کی تشریح اور ان کے صحیح استعمال سے متعلق معلومات جمع کی جاتی ہیں۔(۷)

(ب): اُردو میں لغت نویسی کی ابتداء اور ارتقاء:

اُردو کے ابتدائی دور میں کسی باقاعدہ لغت کا سراغ نہیں ملتا غالباً اس زمانے میں اس کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی گئی کیونکہ اکثر اُمور فارسی میں انجام دیے جاتے تھے۔البتہ ابتداء میں فارسی کے بعض الفاظ کی وضاحت اُردو الفاظ سے ضرور کی جاتی رہی ہے یہ اس دور کی بات ہے جبکہ اُردو کو ہندی کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔(۸)

اُردو میں لغت پر سب سے پہلے اہل یورپ اور خاص کر انگریزوں نے کتابیں لکھیں۔ یہ خصوصیت کچھ اُردو ہی کے ساتھ نہیں ہندوستان کی تقریباً تمام جدید زبانوں کی لغات اوّل اوّل غیروں نے ہی لکھیں۔البتہ اُردو پر ان کی نظر التفات زیادہ رہی ہے۔

مغربی محققین نے اس سلسلے میں بڑی قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں اور لغات کا جو وسیع و دقیق سرمایہ اپنی یادگار کے طور پر چھوڑا ہے اس نے بعد کے لغت نویسوں کے لیے بھی مشعلِ راہ کا کام دیا ہے اور جن لوگوں کے لیے یہ لغات لکھی گئی ہیں۔ نہ صرف ان کے لیے بلکہ جن زبانوں کے الفاظ کی یہ لغات تیار کی گئی ہیں خود ان کے خاصیوں اور عامیوں دونوں کے لیے رہبر و رہنما کی حیثیت رکھتی ہیں۔(۹)

اُردو لغت نویسی کی ابتداء دیسی روایات کے زیرِ اثر منظوم لغت سے ہوتی ہے۔دوسرے دور میں جو لغت نثر میں لکھے گئے ان پر فارسی لغت نویسی کا اثر نمایاں ہے۔اُردو لغت نویسی کے ارتقاء کے تیسرے دور کا سلسلہ اُردو لغت نویسی سے اہل یورپ کی دلچسپی کا مرہونِ منت ہے۔(۱۰)

سولہویں صدی کے اوائل میں انگریز جو تجارت کی غرض سے ہندوستان وارد ہوئے تو دیس میں افراتفری کے عام اور قومی

انحطاط کے دور میں یہاں کے حکمران بن بیٹھے۔حکومت کرنے کے لیے انھیں کسی ایسی بولی سیکھنے کی ضرورت لاحق ہوئی جو سارے دیس میں ہر جگہ بولی اور سمجھی جاسکے، جو دیس کی نمائندہ بولی ہو۔اس مقصد کے لیے انھوں نے اُردو یا ہندوستانی زبان کا انتخاب کیا اور اسی زبان کو سیکھنے کی کوشش کرنے لگے۔

اس سلسلے میں انھیں اس زبان کے ایسے لغت مرتب کرنے کی ضرورت ہوئی جو انگریزی سے اُردو اور اُردو سے انگریزی میں ہوں، اور جب ان انگریزوں نے اُردو، انگریزی لغت ترتیب دیے تو ان کے پیشِ نظر وہ انگریزی لغت تھے جو فنی نقطۂ نظر سے ارتقاء کی بہت سی منزلیں طے کر چکے تھے۔اسی طرح ان اہلِ یورپ کے انگریزی اُردو یا اُردو انگریزی لغتوں کے توسط سے یورپی فنِ لغت نویسی کے نظریات اُردو لغت نویسی پر اثر انداز ہوئے۔(۱۱)

ہندوستان میں فارسی زبان کے عروج اور اُردو کی ابتداء کا زمانہ نئی سیاسی سرگرمیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔سولھویں صدی عیسوی ہی سے ہندوستان یورپی سیاحوں، مذہبی مبلغوں، تاجروں اور سیاست کاروں کی نظر میں آچکا تھا اور کئی یورپی اقوام (مثلاً برطانوی، فرانسیسی، پرتگالی) ہندوستان میں اپنی سرگرمیوں کا باقاعدہ آغاز کر چکے تھے اور یہ اس وقت ہوا جب پرتگالیوں نے ہندوستان کے جنوب مغربی ساحل مالابار پر قدم رکھا۔

(ج): یورپ کے مرتب کردہ لغات:

یورپی اقوام کی آمد کی ابتداء سے ہی اسی طرح ترسیلِ خیالات کا مسئلہ پیدا ہوا جس طرح اس سے قبل مسلمان فاتحین کی آمد پر اس کی ضرورت محسوس کی گئی تھی۔اس مسئلے کے حل کے لیے یورپیوں نے بھی مسلمانوں ہی کی طرح اپنی ضروریات کو مدنظر رکھ کر ابتدائی فرہنگیں تیار کیں۔مستشرقین (orientalists) کی ان ابتدائی فرہنگوں کے بارے میں زمانۂ ماضی قریب تک اس بات پر اتفاق تھا کہ پہلی فرہنگ (لغت) سورت کے انگریزی کارخانے میں ۱۲۳۰ھ میں لکھی ہوئی چار لسانی لغت فارسی ،ہندوستانی، انگریزی اور پرتگالی ہے۔اس لغت کا تذکرہ گریرسن (۲۱) نے مسٹر کورج (coridge) کی اورینٹل کیٹلاگ (oriental catalogue) کے حوالے سے کیا جو کہ فی الوقت دستیاب نہیں ہے۔لیکن زمانہ حال کی تحقیق سے پتا چلا ہے کہ اس سے بھی قدیم ایک لغت لکھی گئی تھی جو کہ اب تک محفوظ ہے۔یہ لغت ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کے ایک مستشرق شاگرد نے دریافت کی تھی۔یہ ۱۵۹۹ء کی تالیف ہے اور اس کے مؤلف کا نام جیروغیوم خاویر (Jermime xavier) (کذا) تھا یہ لغت ہندوستانی (اردو/ ہندی) فارسی اور پرتگالی میں ہے اور اس کا عنوان ہے، "vocabularium partugalico-Hindustano persicum" اس طرح یہ اُردو کی قدیم ترین لسانی لغت ہوگی۔(۱۳)

گریرسن نے ایک اور ہندوستانی لغت کا سراغ دیا ہے۔اس کا مؤلف فرانسیسی کس تیوروفن سس (Franciscus Turonensis) اس تالیف کا نام "Lexicon linguae indostanicea" ہے یہ کتاب ۱۷۰۴ء میں بمقام سورت تیار ہوئی، اس کی دو جلدیں تھیں، ہر جلد میں دو کالمی تقریباً پانچ پانچ سو صفحات تھے۔مرقومہ بالا دونوں کتابیں ہندوستانی زبان کے لغات سے متعلق تھیں۔(۱۴)

جان جیشوا کیٹلر (John Jeshua Keteler) نے جو پروشیا کا باشندہ تھا اور شاہ عالم بہادر شاہ اور جہاں دار شاہ کے عہد میں ہندوستان میں ڈچ سفیر کی حیثیت سے آ رہا تھا، اس نے ہندوستانی زبان "Lingua Hindustanica" کی صرف ونحو اور لغت پر سنہ ۱۷۱۵ء کے لگ بھگ ایک کتاب لکھی جسے بعد میں ڈیوڈ مل نے سنہ ۱۷۴۳ء میں اپنی کتاب "Miscellanea orientalia" میں شامل کر لیا۔

جارج ہیڈلے George Hadley کی صرف ونحو مع فرہنگ انگریزی مور (Moor) یعنی ہندوستانی سنہ ۱۷۷۲ء میں لندن سے شائع ہوئی۔ یہ متعدد مرتبہ چھٹی پانچویں بار شائع ہوئی۔ اس میں بنگال کے رسم و رواج اور عادات کا بھی ذکر کیا گیا اور مرزا محمد فطرت لکھنوی کی تصحیح اور مزید اضافے کے ساتھ سنہ ۱۸۰۱ء میں شائع ہوئی۔ چھٹی بار ۱۸۰۴ء میں اور ساتویں بار مزید اضافے اور تصحیح کے بعد لندن سے ۱۸۷۹ء میں شائع ہوئی۔ (۱۷)

جے فرگسن (Furgusson) کی ہندوستانی زبان کی لغات انگریزی ہندوستانی اور ہندوستانی انگریزی ۱۷۷۳ء میں شائع ہوئی اس میں اردو کے اصل الفاظ رومن حروف میں ہیں۔ (۱۸)

اس کے بعد ڈاکٹر جان گلکرسٹ (۱۹) کا نام آتا ہے جو فورٹ ولیم کالج کلکتہ میں اردو کے استادِ اعلیٰ تھے۔ انھوں نے اردو زبان کی صرف ونحو، لغات، لسانیات اور اُردو بول چال پر متعدد کتابیں بڑی محنت اور تحقیق سے لکھی ہیں۔ ان کی مشہور انگریزی ہندوستانی ڈکشنری جو دو جلدوں میں ہے کلکتہ میں سنہ ۱۷۸۷ء میں طبع ہونی شروع ہوئی اور سنہ ۱۷۹۰ء میں ختم ہوئی۔ اس میں انگریزی الفاظ کے معنی رومن حروف نیز اُردو حروف میں دیے گئے ہیں۔ ۱۸۱۰ء میں اڈنبرا سے اور تیسری بار ۱۸۲۵ء میں لندن سے شائع ہوئی۔ معانی میں ہندی الفاظ کا خاص طور پر اضافہ کیا گیا ہے۔

ان کی دوسری کتاب ہندوستانی گرایمر ہے۔ یہ کتاب پہلی بار کلکتہ میں ۱۷۹۶ء میں چھپی اور دوسری بار اسی شہر سے ۱۸۰۲ء میں شائع ہوئی۔

oriental Linguist (یعنی مشرقی زبان داں) ڈاکٹر صاحب کی ایک اور کتاب ہے اس کا ذیلی عنوان ہے: ''مقبول عام زبان ہندوستان کا آسان اور عام فہم مقدمہ'' شروع میں زبان کے ابتدائی اصول وقواعد سے بحث کی ہے اور اس کے بعد ایک مبسوط انگریزی ہندوستانی اور ہندوستانی انگریزی فرہنگ ہے یہ کلکتہ میں پہلی بار ۱۷۹۹ء میں اور دوسری بار ۱۸۰۲ میں چھپی۔ (۲۰)

ڈاکٹر صاحب کی ایک اور کتاب "East indian guide" اس کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں اُردو علمِ ہجا، صرف و نحو اور زبان کے متعلق مختلف قواعد کا بیان ہے۔ (۲۱)

ڈاکٹر گلکرسٹ کی لغات میں بہت سے ایسے لفظ ملیں گے جن کا رواج اب نہیں رہا اور متروک سمجھے جاتے ہیں۔ تاہم ان ہی میں ایسے لفظ بھی ہیں جو بہت کام کے ہیں اور پھر رواج پانے کا حق رکھتے ہیں۔

ہنری ہیرس (Henry Herris) کی انگریزی ہندوستانی ڈکشنری سنہ ۱۷۹۰ء میں مدارس سے شائع ہوئی۔ اس کی ایک

خصوصیت یہ ہے کہ اس میں دکنی الفاظ خاص طور پر شامل کیے گئے ہیں۔(۲۲)

کپتان جوزف ٹیلر (Joseph Taylor) نے ایک ہندوستانی انگریزی ڈکشنری اپنے ذاتی استعمال کے لیے ۱۸۰۵ء میں لکھی تھی (۲۳) جسے ڈاکٹر ولیم ہنٹر نے فورٹ ولیم کالج کلکتہ کے اساتذہ کی مدد سے متعدد اضافے اور نظر ثانی کے بعد سنہ ۱۸۰۸ء میں کلکتہ سے شائع کیا اس زمانے کے لحاظ سے اس کا شمار اچھے لغات میں تھا۔(۲۴)

جان شیکسپیئر (John Shakespear) کی ہندوستانی انگریزی لغات ٹیلر ہنٹر کی لغات پر مبنی ہے اس کا پہلا ایڈیشن کسی قدر تفسیر و ترمیم کے ساتھ لندن میں سنہ ۱۸۱۷ء میں شائع ہوا۔ دوسرا ایڈیشن لندن میں سنہ ۱۸۲۰ء میں طبع ہوا۔ تیسرا ایڈیشن خاصے اضافے کے ساتھ لندن میں سنہ ۱۸۳۴ء میں چھپا۔

کتاب کے آخر میں ایک اچھا ضخیم اشاریہ بھی شامل کر دیا گیا تھا جس میں وہ تمام انگریزی الفاظ تھے جو اصل کتاب میں اُردو الفاظ کے معانی میں آئے تھے۔ ان کے سامنے لغات کا صفحہ اور کالم درج کر دیا گیا تھا تاکہ اس کے اُردو معانی دیکھنے میں سہولت ہو۔ چوتھے ایڈیشن میں جو سنہ ۱۸۴۹ء میں لندن میں طبع ہوا، اس میں بہت زیادہ اضافہ کیا گیا اور اشاریہ کے بجائے پوری انگریزی اردو ڈکشنری بنا کر شامل کر دی۔ البتہ کہیں کہیں اردو معنی کے ساتھ زیادہ وضاحت کی خاطر ہندوستانی انگریزی حصہ لغت کے صفحات اور کالم کے نشان بھی درج کر دیے ہیں۔

اس طرح یہ کتاب ہندوستانی، انگریزی اور انگریزی ہندوستانی دو لغات کی جامع ہوگئی۔ تیسرے اور خاص کر چوتھے ایڈیشن میں دکنی الفاظ ومحاورات کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ شیکسپیئر کی یہ لغات بہت ضخیم ہے اور اپنے وقت کی سب سے بہتر اور جامع کتاب ہے۔(۲۵)

ولیم ییٹس (William yates) کی ہندوستانی انگریزی لغات لندن سے سنہ ۱۸۴۷ء میں شائع ہوئی۔(۲۶)

ڈاکٹر ڈنکن فوربس Duncon forbes کی ہندوستانی انگریزی ڈکشنری جس میں اس کا عکس یعنی انگریزی ہندوستانی لغات بھی شامل ہے لندن میں پہلی بار سنہ ۱۸۴۸ء میں شائع ہوئی۔ لغات کے پہلے حصے میں اصل لفظ اردو رسم خط میں ہے۔ ہر لفظ کے ساتھ عربی، فارسی، ہندی کی علامت لگی ہوئی ہے دوسرے حصے میں انگریزی لفظ کے اُردو معنی رومن حروف میں ہیں۔(۲۷)

اسی دوران میں چند اور چھوٹی چھوٹی لغت کی کتابیں شائع ہوئیں۔ مثلاً ہنری گرانٹ (Henry Grant) نے ''اینگلو ہندوستانی ووکیبلری'' Anglo Hindustani Vocabulary کے نام سے ہندوستان کے یورپیوں کے لیے لکھی جو سنہ ۱۸۵۰ء میں کلکتہ سے شائع ہوئی۔ مدراس سے ایک ہندوستانی اسکول ڈکشنری (رومن حروف میں) سنہ ۱۸۵۱ء میں، ایک کلکتہ سے ۱۸۵۴ء میں اور اسی سال ایک ہندوستانی اُردو لغت مدراس سے شائع ہوئی۔(۲۸)

ہازل گروِ (Hazal Grave) کی انگریزی ہندوستانی فرہنگ بمبئی سے سنہ ۱۸۶۵ء میں شائع ہوئی۔(۲۹)

کپتان بوراڈیل (Barradaile) نے انگریزی ہندوستانی لغت احاطۂ مدراس میں سنہ ۱۸۶۸ء میں طبع ہوئی۔(۳۰)

جے ڈبلوفریل (Furral) نے ایسے ہندوستانی مترادفات کی فرہنگ لکھی جو روزمرہ استعمال میں آتے ہیں معانی کے فرق، تشریح اور مثالوں کے ساتھ لکھے ہیں کلکتہ میں سنہ۱۸۷۳ء میں چھپی۔(۳۱)

ایچ بلوک میں (Blochman) نے انگریزی اُردو ڈکشنری لکھی جو آٹھویں بار کلکتے سے سنہ۱۸۷۷ء میں شائع ہوئی۔(۳۲)

ریورنڈ ہوپر (Reverend Hooper) کی عبرانی اُردو لغت سنہ۱۸۸۰ء میں لاہور سے شائع ہوئی اس کی ترتیب الفاظ کے مادوں سے کی گئی ہے۔(۳۳)

ریونڈ کریون (craven) کی رائل اسکول ڈکشنری انگریزی اُردو (رومن حروف) لکھنؤ سے ۱۸۸۱ء میں شائع ہوئی۔ اس مصنف کی جم (Gem) انگریزی ہندوستانی ڈکشنری اسی سال لکھنؤ میں طبع ہوئی۔ ان کی پاپولر انگریزی ہندوستانی اور ہندوستانی انگریزی لغت سنہ۱۸۸۸ء میں لکھنؤ اور لندن سے شائع ہوئی۔(۳۴)

بعدازاں مسٹر پی۔ ایچ بیڈلے (Badley) نے بعد نظر ثانی اور اضافے کے لکھنؤ سے سنہ۱۸۸۹ء میں شائع کی۔ اسی مصنف کی رائل ڈکشنری (انگریزی، ہندوستانی) سنہ۱۸۹۵ء میں شائع ہوئی۔

ڈبلیو کی گن (Keegan) کی اُردو لاطینی انگریزی فرہنگ سردھنے سنہ۱۸۸۳ء میں شائع ہوئی۔(۳۵)

ڈاکٹر فالن (۳۶) کی انگریزی ہندوستانی ڈکشنری سنہ۱۸۸۳ء میں دہلی، بنارس اور لندن سے شائع ہوئی اور کئی بار چھپ چکی ہے۔ بعد میں لاہور میں بھی چھوٹی تقطیع پر گلاب سنگھ اینڈ سنز کے مطبع مفید عام میں طبع ہوئی۔ یہ بہت اچھی لغت ہے۔ الفاظ کے ساتھ محاورات بھی دیے ہیں اور تشریح کے لیے انگریزی ادب سے مثالیں پیش کی ہیں۔(۳۷)

ریورنڈ ایونگ (Reverend Eiving) نے یونانی اُردو لغت لکھی (امریکن ٹریکٹ سوسائٹی۔ الہٰ آباد) جو لدھیانے سے ۱۸۸۷ء میں شائع ہوئی۔(۳۸)

ہندوستانی محاورات والفاظ کی لغت مرتبۂ کرنل فلپس (Philips) لندن سے سنہ۱۸۹۲ء میں شائع ہوئی۔(۳۹) ڈبلیو ایل تھابرن (Thoburn) کی انگریزی اردو لغت لکھنؤ میں سنہ ۱۸۹۸ء میں طبع ہوئی۔ (۴۰) پاکٹ ہندوستانی (جیبی ہندوستانی) لغت مرتبہ مسٹر پالاک (Pollock) کلکتہ میں سنہ۱۹۰۰ء میں طبع ہوئی۔(۴۱)

لیفٹینٹ کرنل فلاٹ نے ایک مختصر انگریزی ہندوستانی فرہنگ اعلیٰ مدارج کے طلباء کے لیے لکھی جو ۱۹۱۱ء میں کلکتہ میں سنہ طبع ہوئی۔ ان ہی صاحب نے ''فرزینڈ محاورات اُردو'' کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے اور اُردو محاورات کا ترجمہ انگریزی میں کیا ہے یہ کلکتہ سے سنہ۱۹۱۲ء میں شائع ہوئی۔ (۴۲) یہ سب کتابیں کم وبیش شیکسپیئر، فوربس، فالن کی لغات پر مبنی ہیں اپنے زمانے کے لحاظ سے ڈاکٹر ولیم ہنٹر، ڈاکٹر گلکرسٹ، شیکسپیئر اور فوربس کی لغات بہت اچھی تھیں اور بڑی محنت اور کاوش سے لکھی گئی تھیں اور ایک مدت تک بہت کام دیتی رہیں۔(۴۳)

مشہور مؤرّخ اور مؤلف سرہنری ایلیٹ (۴۴) نے ہندوستانی اصطلاحات پر ایک مبسوط کتاب لکھی۔ اس میں شمال

مغربی اضلاع کے ہندوؤں کی ذاتوں، رسم ورواج، توہمات، مال گزاری، دفتری اصطلاحات اور دیہاتی زندگی کے مختلف و متفرق الفاظ کی تشریح کی گئی ہے۔ سر ہنری نے اسے سنہ ۱۸۴۴ء میں مرتب کیا۔(۴۵)

پیٹرک کارنے گی (Patruck Carnegy) کمشنر رائے بریلی نے ایک لغت مرتب کی جس میں دفاتر، عدالت، مال گزاری، حرفت وصنعت وغیرہ کے الفاظ جمع کیے ہیں۔ جوالہ آباد سے اوّل بار سنہ ۱۸۵۳ء میں اور دوسری بار سنہ ۱۸۷۷ء میں شائع ہوئی۔(۴۶)

فرہنگ ولسن (Wilson's glossary) ضخیم، محققانہ اور بڑی پایہ کی کتاب ہے۔ ایسٹ انڈیا کی زیر پرستش ایچ ایچ ولسن ایم اے، ایف آر ایس پروفیسر سنسکرت آکسفورڈ یونیورسٹی نے تالیف کی جو سنہ ۱۸۵۵ء میں شائع ہوئی۔ ڈاکٹر فیلن نے ایک انگریزی ہندوستانی ڈکشنری پر مشتمل پر ''اصطلاحات قانون وتجارت'' تالیف کی۔ اس میں عدالت دیوانی وفوجداری مال گزاری وامورِ تجارت کے الفاظ واصطلاحات ہیں۔ یہ کلکتے میں سنہ ۱۸۵۸ء میں طبع ہوئی۔(۴۷)

ایچ جی ریورٹی (Raverty) نے انگریزی ہندوستانی ڈکشنری ان اصطلاحات کی مرتب کی جو فنِ تعمیر اور دوسرے فنون وعلوم میں مستعمل تخمیناً پانچ ہزار سے زائد الفاظ پر مشتمل ہے۔ انگلستان (Hertford) میں سنہ ۱۸۵۹ء میں طبع ہوئی۔(۴۸)

جی پی ہیزل گروو (Hazel Grove) کی انگریزی ہندوستانی ڈکشنری جو بمبئی میں سنہ ۱۸۶۵ء میں چھپی، یہ لغت آرڈیننس (جنگی) اسٹور اور فوجی اصطلاحات پر مشتمل ہے۔(۴۹)

جارج کلفرڈ وہٹ ورتھ (George Cliffard Whitworth) نے اینگلو انڈین ڈکشنری' نام کی ایک لغت لکھی جس میں ہندوستانی زبان کے وہ الفاظ اور اصطلاحات درج ہیں جو دفاتر میں خصوصاً مال گزاری اور زراعت میں مستعمل ہیں۔ نیز ہنود کی ذاتوں، فرقوں رسوم وغیرہ کے نام بھی لکھے ہیں۔ اچھی ضخیم کتاب ہے۔ اصل الفاظ رومن حروف میں ہیں۔ لندن میں ۱۸۸۵ء میں طبع ہوئی۔(۵۰)

ایسٹ انڈیا کمپنی ہی کے زمانے سے انگریزی زبان کا ہندوستان میں عام رواج ہو چلا تھا اور ہندوستانیوں میں انگریزی زبان کی تحصیل کا شوق بڑھتا جاتا تھا۔ خصوصاً جب سے انگریزی تعلیمی زبان ہوئی تو اس شوق میں اور ترقی ہوئی۔ اس لیے بعض ہندوستانیوں نے بھی اردو انگریزی اور انگریزی اردو لغات لکھیں، لیکن وہ زیادہ تر مذکورہ بالا انگریزوں کی لکھی ہوئی لغات پر مبنی ہیں۔(۵۱)

اُردو لغت نویسی کے ارتقاء کا سلسلہ اہل یورپ کی دلچسپی کا مرہونِ منّت ہے۔ مذکورہ بالا تمام مختصر باتیں اہل یورپ کی اُردو فنِ لغت نویسی کے مختلف مدارج ارتقاء کے متعلق تھی۔

اٹھارہویں صدی کے اواخر سے اہل یورپ کی اردو لغت نویسی سے دلچسپی کے نتیجے میں جو لغت لکھے گئے اُن کا سلسلہ انیسویں صدی میں بھی جاری رہا۔ ان لغت نویسوں کا مقصد انگریزوں کو اُردو سیکھنے میں مدد دینا تھا، اس لیے یہ سب لغت ذو

اللسانین لغت ہیں جس میں بعض اردو انگریزی اور بعض انگریزی اُردو لغت ہیں۔(۵۲)

اب اُن لغت پر نظر ڈالتے ہیں جو اہل ہند نے اپنی زبان میں لکھیں۔

(د): اہل ہند کے مرتب کیے ہوئے لغات:

اس سلسلے میں قدامت کے اعتبار سے جس کتاب کا ذکر کیا جاتا ہے وہ مولانا فضل الدین محمد قوام کی تصنیف بحر الفضائل فی ضافع الافاضل ہے جو آٹھویں صدی ہجری میں لکھی گئی۔

اسی طرح ''خالق باری'' ہے جو امیر خسرو سے منسوب ہے لیکن درحقیقت عہد جہانگیری کی کتاب ہے۔اس نوع کی اس سے قبل اور بعد میں متعدد کتابیں لکھی گئیں لیکن اُن کا مقصد مبتدیوں کو فارسی سکھانا تھا۔اس کو لغت کی کتاب کہنا صحیح نہیں۔

قاضی خان ملا بدر محمد دہلوی کی ''ادات الفضلاء'' اور قوام الدین ابراہیم فاروقی کا ''شرف نامہ'' جو نویں صدی کی کتابیں ہیں اُن میں صرف اتنا کیا کہ بعض مقامات پر عربی فارسی الفاظ کے معانی بیان کرتے ہوئے ہندی مترادفات بھی لکھ دیے ہیں۔ یہی حال ''مؤیدالفضلاء'' کا ہے ان میں کوئی بھی ایسی بات نہیں جسے اُردو لغات کہا جا سکے۔

ان کتابوں میں سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ یہ فضلا ہندی سے بھی واقف تھے اور ان کے زمانے میں وہ الفاظ رائج تھے جو انھوں نے اپنی کتاب میں درج کیے ہیں۔ یہ اور خالق باری کی قبیل کی کتابیں دراصل طالب علموں کو فارسی زبان سکھانے کے لیے لکھی جاتی تھیں۔ان کا مقصد اُردو سکھانا ہرگز نہیں تھا۔انشاء اللہ خان پہلے ہندی شخص ہیں جنھوں نے اردو زبان، اُس کی لغت اور محاورے اور اس کی صرف ونحو پر غور کیا۔ان کی ''دریائے لطافت'' بے مثال کتاب ہے جو ان کی لسانی قابلیت، وسعت نظر اور ذوقِ صحیح پر شاہد ہے۔اگرچہ کتاب اس کو لغات کے ذیل میں شریک نہیں کر سکتے لیکن اس میں زبان کی لغت کا بہت کچھ سامان ہے اور اُردو کی کوئی لغت اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتی۔ یہ کتاب سنہ ۱۲۲۲ھ میں تالیف ہوئی اور پہلی بار سنہ ۱۲۶۱ھ (۱۸۴۸ء) میں طبع ہوئی۔(۵۳)

اُردو میں لغت نویسی کا باقاعدہ آغاز گیارہویں صدی ہجری کے اواخر اور بارہویں صدی ہجری کے اوائل (سترہویں صدی عیسوی کے اواخر یعنی عہدِ عالمگیری) میں تصنیف کی جانے والی لغت ''غرائب اللغات'' سے ہوا جس کے مؤلف عبدالواسع ہانسوی تھے۔سید عبداللہ کے مطابق ''غرائب اللغات'' کے قدیم ترین دست یاب نسخے کا سالِ کتابت ۲۰۔۱۱۵۹ ہجری ہے۔(۵۴)

بارھویں صدی کے وسط میں سراج الدین خان آرزو (۴۸) ۱۰۹۹ھ ۱۱۶۹ھ/ ۸۸۔۱۶۸۷ء۔۱۷۵۶ء) نے ''غرائب اللغات'' (۵۵) کو ''نوادرالالفاظ'' کے نام سے ضروری تصحیح وترمیم اور اضافے کے بعد مرتب کیا۔

''غرائب اللغات'' ایک معمولی کتاب ہے اور اس کے مخاطب عام طالب علم ہیں جبکہ سراج الدین خان آرزو نے ''نوادر الالفاظ'' میں نہ صرف یہ کہ غرائب کے تمام الفاظ کو لے لیا بلکہ نوادر کو ایک عالمانہ اور محققانہ کتاب بنا دیا۔(۵۶)

نعائس اللغات مولوی واحد الدین بلگرامی کی تالیف ہے اس تالیف کا مقصد تقریباً وہی ہے جو غرائب اللغات کا ہے

چنانچہ مؤلف نے دیباچے میں لکھا ہے کہ اگر چہ عربی و فارسی لغت دانوں نے لغات کی تدوین میں بہت کام کیا ہے لیکن ان لغات میں کوئی ایک بھی ایسی نہیں جس میں ''اردو، ہندی'' اور فارسی کا عربی میں ترجمہ کیا گیا ہو۔ چنانچہ اسی لیے انھوں نے اس کام کی تکمیل کا ارادہ کیا۔ لغت میں الفاظ کی اس شرح فارسی میں کی گئی ہے اور ہر اُردو لفظ کا فارسی اور عربی مترادف دیا ہے۔ یہ لغت اچھی خاصی ضخیم ہے۔ لیکن الفاظ بہت کم ہیں اور محاورے خال خال۔ یہ کتاب ۱۲۵۳ھ (۱۸۳۷ء) میں تالیف ہوئی اور ۱۸۶۹ء میں مطبع نول کشور میں طبع ہو کر شائع ہوئی۔(۵۷)

میر علی اوسط رشک لکھنوی جو مشہور شاعر اور ناسخ کے ارشد تلامذہ (میں سے) ہیں۔ انھوں نے اُردو لغت ''نفس اللغۃ'' کے نام سے تالیف کی ہے اس میں اُردو الفاظ کے معنی فارسی میں دیے ہیں۔ سنہ تالیف ۱۲۵۶ھ (۱۸۴۴ء) (۵۸)۔

مولوی امام بخش صہبائی فارسی کے بہت بڑے استاد تھے ان کی ساری عمر فارسی زبان کی تحصیل اور تعلیم و تالیف میں گزری مرحوم دہلی کالج میں فارسی کے پروفیسر تھے۔ مرزا غالب و مومن کے ہم عصر تھے۔ مولانا نے اردو کی صرف ونحو پر ایک مبسوط کتاب تالیف کی۔ اس زمانے کے دستور اور اپنے معمول کے مطابق فارسی میں نہیں بلکہ اُردو میں لکھی۔ اس کے آخر میں مولانا نے اُردو کے محاورات درج کیے ہیں۔ یہ کتاب سنہ ۱۸۴۹ء میں طبع ہوئی۔ یہ کتاب اگر چہ لغت کی حیثیت نہیں رکھتی لیکن اُردو لغت کی ضرورت ہیں۔(۵۹)

''مخزنِ فوائد'' مؤلفہ نیاز علی بیگ نکہت اردو محاورات و اصطلاحات کی لغت ہے جو مولف نے مسٹر بورس، پرنسپل قدیم دہلی کالج، کی فرمائش پر مرتب کی یہ خاص ضخیم کتاب ہے۔ سنہ ۱۸۸۶ء میں طبع ہوئی۔

''مخزن المحاورات''، منشی چرنجی لال کی تالیف ہے۔ منشی صاحب نے ڈاکٹر فیلن کی مددگاری میں کام کیا تھا۔ اُردو محاورات میں اب تک جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں یہ اُن سب میں بڑی ہے اول بار یہ محبِ ہند پریس دہلی میں ۱۸۸۶ء میں طبع ہوئی۔ دوسری منشی امیر چند نے اسے سنہ ۱۸۹۹ء میں شائع کیا اور خلافِ تہذیب اور فحش محاورے اور اشعار (جو ڈاکٹر فیلن کے فیض کا اثر تھا) خارج کر دیے۔(۶۰)

''بہادر ہند'' مؤلفہ محمد مرتضٰی عاشق لکھنوٴ عرف مچھو بیگ شاگرد مرزا محمد اصغر علی خان نسیم دہلوی اردو محاورات کی لغت ہے صرف الف کی تحتی سنہ ۱۸۸۸ء میں طبع ہوئی جو اوسط تقطیع کے ۳۱۷ صفحات پر ہے دیباچے سے معلوم ہوتا ہے کہ باقی حصے بھی تیار تھے چھپنے سے رہ گئے۔ بہت اچھی کتاب ہے، ہر محاورے کی تشریح سلیقے سے کی ہے اور اساتذہ کے اشعار سے سند پیش کی ہے۔(۶۱)

''مصطلحات اُردو'' مؤلف اشرف علی لکھنوی مطبع نامی لکھنوٴ میں سنہ ۱۸۹۰ء میں طبع ہوئی۔ اُردو لغات پر اب تک جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں اُن سب میں جامع اور مکمل سب سے کارآمد سیّد احمد دہلوی کی کتاب '' فرہنگ آصفیہ'' ہے۔ اس کا کچھ حصہ ''ارمغان دہلی'' کے نام سے بالاقساط شائع ہوا۔ اس کے بعد ہندوستانی اردو لغت کے نام سے پہلی جلد ۱۸۸۷ء میں شائع ہوئی۔ بعد ازاں نظام گورنمنٹ کی سرپرستی اور ہنر پروری کی بہ دولت ''فرہنگ آصفیہ'' کے نام سے موسوم ہوئی اور چار ضخیم

جلدوں میں شائع ہوئی۔

اس کے بعد ''امیر الغات''، لکھی گئی اس کے مؤلف منشی امیر احمد مینائی مشہور شاعر اور صاحب علم ہیں سنہ۱۸۹۱ء میں مطبع مفید آگرہ میں طبع ہوئی۔ امیر اللغات کے نامکمل رہنے کا جو افسوس تھا اس کی تلافی مولوی نور الحسن نے ''نور اللغات'' میں لکھ کر کردی۔

ایک بہت بڑی لغت چار ضخیم جلدوں میں طبع ہوئی جس کے مرتب خواجہ عبدالمجید ہیں۔ اس کا نام ''جامع اللغات'' ہے۔ یہ صرف اردو زبان کی لغت نہیں بلکہ اردو، ہندی، سنسکرت، عربی، فارسی سب زبانوں کا ملغوبہ ہے۔ یہ لغت ۱۹۳۳ء میں شروع ہوئی اور ۱۹۳۵ میں ختم ہوئی اردو میں اب تک جو لغت کی کتابیں لکھی گئی ہیں اُن میں اکثر یہ ہوا کہ ایک نے دوسرے سے اور دوسرے نے تیسرے سے نقل کر لی ہے اور کچھ اپنی طرف سے بھی اضافہ کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مثنوی میر حسن، اور باغ و بہار (قصہ چار درویش) جیسی مقبول و معروف کتابوں کے بھی پورے لفظ کسی لغت میں نہیں ملتے۔ (۶۲)

خلاصہ بحث:

بیسویں صدّی میں اُردو لغت نگاری کا اہم کارنامہ اُردو لغت (تاریخی اصول پر) ہے اس لغت میں اُردو کی قدیم ترین لغات سے لے کر جدید ترین فرہنگوں تک کے تمام الفاظ و محاورات شامل ہیں اس کے علاوہ ہزار ہا الفاظ تراکیب اور محاورات مع امثال ایسے بھی درج ہیں جو متداول لغات میں موجود نہیں تھے یہ بلاشبہ ایک تاریخ ساز کارنامہ ہے۔ (۶۳)

☆☆☆

حواشی

۱۔ محمد اجمل خان، ''نفائس الغات'' مصنفہ اوحد الدین بلگرامی۔ مشمولہ ''اُردو لغت'' 1992 خدا بخش لائبریری (پٹنہ) ص۱۱۳۔

۲۔ ایس کے حسینی۔ اردو لغت نویسی اور اہلِ انگلستان، مشمولہ ''اُردو لغت نویسی'' (مرتبہ ڈاکٹر رؤف پاریکھ) مقتدرہ قومی زبان ۲۰۱۰ء۔ ص۲۶۲

۳۔ اُردو لغت، تاریخی اصول پر۔ جلد ۱۶، ترقی اُردو بورڈ کراچی۔

۴۔ اِفتخار عارف۔ پیش لفظ، اُردو لغت نویسی (مرتبہ ڈاکٹر رؤف پاریکھ) مقتدرہ قومی زبان ۲۰۱۰ ص۳

۵۔ سہیل بخاری، ''لغت نگاری مشمولہ، اُردو لغت نویسی۔ مرتبہ ڈاکٹر رؤف پاریکھ، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد ۲۰۱۰ء ص۳

۶۔ سید قدرت نقوی (مقالہ) ''اطراف لغت''، مشمولہ کتاب مذکور، ص۳۵۳

۷۔ نجیب اشرف ندوی (مقالہ) ''لغات گجری''۔ مشمولہ کتاب مذکور۔ ص۱۸۳

۸۔ سید قدرت نقوی۔ ''اطراف لغت''، مشمولہ کتاب مذکور۔ ص۳۴۵

۹۔ حنیف کیفی (مقالہ)۔اُردو کی دولسانی لغات (ایک جائزہ) مشمولہ لغت نویسی کے مسائل ص ۲۱۵، مرتبہ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، انجمن ترقی اردو ہند، ۱۹۹۳ء۔

۱۰۔ ایس کے حسینی۔ ''اُردو لغت نویسی اور اہلِ انگلستان'' مشمولہ اردو لغت نویسی۔ص ۲۶۲، مرتبہ ڈاکٹر پاریکھ۔

۱۱۔ ایضاً ص ۲۶۴۔

۱۲۔ گریرسن کا مختصر تعارف Dictionary of indian Biography. by. C.E Buckland, C.I.E Reprinted in Pakistan by Al.Biruni 1st floor, Al.Rahman Building 65, the Mall, Lahore. P.No 180. I.C.S: born jan. 7, 1851: son of George Abraham Grierson. 1894: Ph.D. (Halle). 1902: member of the Asiatic society, the bolklare and other societies. His principal writings are introduction to the maithili language, A hand book to the Kaithi character seven grammers of the Bihari Dialects, Bihar Peasant life, the modren vernacular literature of Hindustan, the linguistic survey of india, the languages of india:

۱۳۔ نذیر آزاد۔مقالہ ''اُردو لغت نگاری متشرقین کا قصہ'' منقول از ''اخبار اُردو'' اسلام آباد، جولائی ۱۹۹۹ء ص ۱۵۔

۱۴۔ خلیل الرحمٰن دادی ''رسالہ گلکرسٹ سے قدیم تر لغات'' منقول از (مقدمہ) ''قواعدِ زبان اُردو مشہور بہ رسالۂ گلکرسٹ''، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۶۲ء ص ۳۵۔

۱۵۔ مولوی عبدالحق، ''اُردو لغات اور لغت نویسی'' بحوالہ، اُردو لغت نویسی کی تاریخ، مسائل اور مباحث'' مقتدرہ قومی زبان، پاکستان ص۔۹۷

۱۶۔ جان گلکرسٹ (۱۷۵۹۔۱۸۴۱ء) ایڈنبرا (اسکاٹ لینڈ) کا باشندہ تھا۔اس کی ابتدائی تعلیم وہیں ہوئی اور ایڈنبرا یونیورسٹی ہی سے اس نے طب کی تعلیم حاصل کی۔تلاشِ معاش میں پہلے وہ ایسٹ انڈیز گیا اور چند سال رہ کر ۱۷۸۲ء میں بمبئی آ گیا۔وہاں آ کر اس نے محسوس کیا کہ ہندوستان میں اس کا قیام اس وقت تک بے سود رہے گا جب تک وہ یہاں کی مروجہ عام زبان کا وافر علم حاصل نہ کر لے۔اپنی انگریزی اردو لغت اور قواعد کا ''ضمیمے'' (Appendix) میں اس نے لکھا ہے کہ اس کے بعد اس نے مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ اس زبان کا علم حاصل کرے گا اصطلاحاً سلمانی (Moors) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، ڈاکٹر جمیل جالبی۔ ''تاریخ ادب اُردو'' جلد سوم (اُنیسویں صدی۔نصفِ اول مجلسِ ترقیِ ادب۔ لاہور۔ص ۴۱۳۔

۱۷۔ مولوی عبدالحق، ''اُردو لغات اور لغت نویسی'' بحوالہ، اُردو لغت نویسی کی تاریخ، مسائل اور مباحث''، ص ۹۷

۱۸۔ ایضاً

۱۹۔ بابائے اردو ڈاکٹر عبدالحق مرحوم۔لغت کبیر اُردو (اول) انجمن ترقی اُردو بابائے اُردو روڈ کراچی۔اص ۹ تا ۲۱۔

۲۰۔ پورا نام یہ ہے The stranger's East indian Guide to the Hindustani or the Grand

ڈاکٹر جمیل جالبی۔ ''تاریخِ ادب اُردو'' language of india improperly Moors.
جلد سوم مجلسِ ترقیِ ادب۔ لاہور۔ ص ۴۱۸۔

۲۱۔ ڈاکٹر عبدالحق۔ لغت کبیر اُردو۔ ج۔ اول۔ انجمن ترقی ''اُردو بابائے اُردو روڈ'' کراچی ص ۲۳۔

۲۲۔ ایضاً

۲۳۔ William Yates (15th Nov 1972- June 1845), He worked with William Corey on translations of the Bible into Bengali and various other languages. (Ref) James Hoby, Memoir of William Yates D.D, London, 1847. "Yates William" Dictionary of National Biography. London: Smith, Elder Co. 1885- 1900.

۲۴۔ ایضاً

۲۵۔ ڈاکٹر عبدالحق۔ لغت کبیر اُردو۔ ج۔ اول۔ انجمن ترقی اُردو بابائے اُردو روڈ'' کراچی ص ۴۔

۲۶۔ ایضاً۔

۲۷۔ ایضاً۔

۲۸۔ ایضاً

۲۹۔ ڈاکٹر عبدالحق۔ لغت کبیر اُردو۔ ج اول انجمن ترقی اُردو ترقی اُردو بابائے اُردو روڈ کراچی ص ۲۵۔

۳۰۔ ایضاً۔

۳۱۔ ایضاً۔

۳۲۔ ایضاً۔

۳۳۔ ایضاً ص ۲۶۔

۳۴۔ ایضاً۔

۳۵۔ ڈاکٹر عبدالحق۔ لغت کبیر اُردو۔ ج اول انجمن ترقی اُردو بابائے اُردو روڈ کراچی ص ۲۶۔

۳۶۔ ڈاکٹر ایس۔ ڈبلیو۔ فالن (۱۸۱۷ء۔۱۸۸۰ء) کا شمار انیسویں صدی عیسویں کے ان ماہرین لسانیات میں ہوتا ہے۔ جنھوں نے اردو زبان کی تدریج و ترقی میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ اپنی محنت اور لگن سے ایسی کتابیں مرتب کر گئے جس کی افادیت اب بھی مسلم ہے۔ اشفاق احمد۔ مشمولہ ڈاکٹر۔ ایس ڈبلیو۔ فیلن۔ اُردو۔ انگریزی ڈکشنری مرکزی اُردو بورڈ۔ گلبرگ، لاہور۔ ص، نہیں دیا گیا۔

۳۷۔ ایضاً۔

۳۸۔ مولوی عبدالحق، اُردو لغات اور لغت نویسی'' بحوالہ، اُردو لغت نویسی کی تاریخ، مسائل اور مباحث''، ص ۱۰۵

۳۹۔ ایضاً۔

۴۰۔ ایضاً۔

۴۱۔ ڈاکٹرعبدالحق۔لغت کبیر اُردو۔جلداول۔انجمن ترقی اُردو بابائے اُردو، روڈ کراچی ص ۲۷۔

۴۲۔ ایضاً۔

۴۳۔ ایضاً۔

۴۴۔ ایضاً۔

۴۵۔ ایضاً ص۲۹۔ Sir Henry Elliot (1808- 1853 was an indian civil servent and historian. "Elliot, Henry Miers. "Dictionary of National Biography. London: Smith, Elder & Co. 1885-1900

۴۶۔ ڈاکٹرعبدالحق،لغت کبیر اُردو، جلداول۔انجمن ترقی اُردو، بابائے اُردو روڈ کراچی ص ۰۳۔

۴۷۔ ایضاً

۴۸۔ ایضاً ص ۱۳۔

۴۹۔ ایضاً۔

۵۰۔ مولوی عبدالحق، اُردو لغات اور لغت نویسی'' بحوالہ، اُردو لغت نویسی کی تاریخ، مسائل اور مباحث'' ص ۱۰۹

۵۱۔ مولوی عبدالحق۔ڈاکٹر۔لغات کبیر۔مقدمہ بہ عنوان اُردو لغات اور لغت نویسی، طبع اول ۱۹۷۳ء انجمن ترقی اُردو، کراچی ص ۱۸ تا ۳۲ (مولوی عبدالحق کے مقدمہ متعدد جگہوں سے اقتباسات لے گئے ہیں کہیں سے چند سطری، کہیں طویل)

۵۲۔ پروفیسر ایس کے حسینی (مقالہ)۔'اُردو لغت نویسی اور اہل انگلستان' مشمولہ ڈاکٹر رؤف پاریکھ اُردو لغت نویسی۔مقتدرہ قومی زبان۔پاکستان۔ص ۲۶۹۔

۵۳۔ مولوی عبدالحق۔ڈاکٹر۔لغات کبیر۔مقدمہ بہ عنوان'' اُردو لغات اور لغت نویسی'' طبع اول ۱۹۷۳ء انجمن ترقی اُردو کراچی۔ص

۵۴۔ شیرانی، حافظ محمود ۱۹۷۲ء'' مقالات حافظ محمود شیرانی'' ج ۵ مرتبہ مظہر محمود شیرانی' لاہور مجلس ترقی ادب طبع اول۔ بحوالہ رؤف پاریکھ، اُردو کی ابتدائی لغت نویسی اور نصاب نامے ص ۳۰۱ تا ۳۰۲۔

۵۵۔ عبداللہ، ڈاکٹر سید، ۱۹۴۸'' مباحث'' لاہور، مجلس ترقی ادب بحوالہ رؤف پاریکھ'' اُردو کی ابتدائی لغت نویسی اور نصاب نامے'' ص ۳۰۲۔

۵۶۔ عبداللہ ڈاکٹر سید ۱۹۹۲ء مقدمہ'' نوادر الالفاظ'' مصنفہ سراج الدین علی خان آرزو، کراچی انجمن ترقی اُردو، اشاعت ثانی بحوالہ مذکور بالا۔

۵۷۔ عبدالودود، قاضی، ۱۹۹۵ء ''زبان شناسی، پٹنہ، خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری بحوالہ مذکور بالا۔

۵۸۔ مولوی عبدالحق۔ لغات کبیر اُردو۔ مقدمہ بہ عنوان اُردو لغات اور لغت نویسی، طبع اول ۱۹۷۳ انجمن ترقی اُردو کراچی ص۳۷ تا ۳۸۔

۵۹۔ ڈاکٹر عبدالحق۔ لغت کبیر اردو۔ طبع اول۔ انجمن ترقی اُردو بابائے اُردو روڈ کراچی ص ۳۸۔

۶۰۔ ایضاً۔ ص ۳۹۔

۶۱۔ ڈاکٹر عبدالحق۔ لغت کبیر اردو۔ طبع اول انجمن ترقی اُردو بابائے اُردو روڈ، کراچی ص ۳۹۔

۶۲۔ ایضاً۔ ص ۴۰۔

۶۳۔ ''تعارف'' اُردو لغت (تاریخی اصول پر) ترقی اُردو بورڈ، کراچی ۱۹۱۶ء۔ ص ۱۰۲۔